ہفتہ
۔ جنوری ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۶ | ہفتہ - ۵ شعبان - ۱۴۱۵ھ، ۷- صلح ۱۳۷۴ ہش، ۷- جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برائیوں سے بچنے کیلئے خدا تعالیٰ سے دعا کرو

برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تا کہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی اسے توفیق عطا فرماتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہزاروں اہل صدق و وفا گذرے ہیں مگر کسی نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ کسی نے سنا ہوگا کہ وہ ذلیل و خوار ہوئے ہوں۔ دنیوی امور میں اگر وہ نہایت درجہ کی ترقی کرتے تو زیادہ سے زیادہ تین چار آنے کی مزدوری کر لیتے اور کسمپرس اور گمنام لوگوں میں سے ہوتے مگر جب انہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگایا تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا کیا کہ تمام دنیا میں نام آور بن گئے اور ان کی عزت و عظمت دلوں میں بٹھائی گئی اور اب ان کے نام ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ دنیوی عظمت اور عزت بھی بذریعہ دین حاصل ہوتی ہے۔ پس مبارک وہی ہے جو دین کو مقدم کرے۔ دیکھو ایک جونک کی نسبت بیل کو اور ایک بیل کی نسبت انسان کو اور انسانوں میں سے خواص کو اللہ تعالیٰ نے لذات اور حظوظ دئے ہوئے ہیں اور خواص کو خاص قویٰ لذتوں کے ملتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہو کر خواص بنتے ہیں تو ان کو دنیوی لذائذ وغیرہ بھی اعلیٰ درجہ کے عطا ہوتے ہیں۔ ایک پنجابی شعر ہے جو بالکل کلام الٰہی کے موافق اسی کا گویا ترجمہ ہے کہ ؎

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

پس خدا تعالیٰ کے خاص بندے بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۸۷-۲۸۸)

اعلان نکاح

○ مکرم عبد الباسط طاہر صاحب انچارج کمپیوٹر سیکشن روزنامہ الفضل ربوہ ابن محترم ملک غلام نبی شاہد صاحب مربی سلسلہ حال بیلجیئم کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ اسماء منصور صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر منصور احمد وقار صاحب محلہ الفلاح پشاور شہر بعوض مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۳- دسمبر ۱۹۹۴ء کو فور سیزن شادی ہال لاہور میں مکرم نصیر احمد صاحب انجم استاد جامعہ احمدیہ نے پڑھایا اور دعا کرائی۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نسیم سیفی)

درخواست دعا

○ محترم محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم بشارت احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ گذشتہ چار پانچ سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کا Brain ٹیومر کا اپریشن مورخہ ۸- جنوری ۹۵ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہوگا۔ تمام احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم خواجہ عبد المومن صاحب حال ربوہ کے چھوٹے بھائی عزیز خواجہ عطاء الحفیظ ناصر صاحب ابن مکرم خواجہ عبد الحی صاحب دار البرکات ربوہ مورخہ ۳۱-۱۲-۹۴ کو ٹریفک کے ایک حادثہ میں ایام جوانی میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اگلے روز ان کی میت ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان نمبر ۱ میں تدفین کے بعد مکرم سید خالد احمد صاحب ناظر خرچ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کی کبریائی اور اس کی عظمت و جبروت پر نگاہ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ اس بہت کچھ کی کیا مقدار ہے؟ تم میں سے بہت سے لوگ شہروں کے رہنے والے ہیں۔ جنہوں نے امیروں کو دیکھا۔ بہت سے دیہات کے رہنے والے ہیں جنہوں نے غریبوں کو دیکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے محض اپنے فضل سے ایسا موقع دیا ہے۔ کہ میں نے غریبوں۔ امیروں کے علاوہ بادشاہوں کو بھی دیکھا ہے۔ ان تینوں میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ ان کی ہر چیز میں ہر بات میں علیٰ قدر مراتب امتیاز ہوتا ہے۔ مثلاً ایک کسی غریب کے گھر جا کر سوال کرے۔ تو وہ اس کو ایک روٹی کا ٹکرا دیدیتا ہے۔ اس کی طاقت اتنی ہی ہے۔ لیکن جب ایک امیر کے گھر جاتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ اس کو کچھ دیدو۔ تو اس کے کچھ سے مراد تین چار روٹیاں ہوتی ہیں۔ اور میں نے دیکھا ہے

باقی صفحہ ۷ پر

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۷ صلح۔ ۱۳۷۴ ہش — ۷۔ جنوری ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

۱۔ دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے۔ مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے۔ اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔

۲۔ جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون (-) یعنی (جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں)۔ کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اسے اطمینانِ قلب عطا کرتا ہے۔ اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک و بدعت سے ملوث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے۔ اور وہ طلب ہی کیا ہے۔ جس پر نتائج حسنہ مترتب نہ ہوں۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امیدوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازے پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے۔ تو اس کی یہ حالت جاذب نصرت اور رحمت ہوتی ہے خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے۔ اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔

۳۔ اہل اللہ کہتے ہیں کہ جب انسان عابد کامل ہو جاتا ہے اس وقت اس کی ساری عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں پھر خود ہی اس جملہ کی شرح کرتے ہیں۔ کہ اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ نماز روزہ معاف ہو جاتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس سے یہ مطلب ہے کہ تکالیف ساقط ہو جاتی ہیں۔ یعنی عبادات کو وہ ایسے طور پر ادا کرتا ہے جیسے دونوں وقت روٹی کھاتا ہے وہ تکالیف مُدرک الحلاوت اور محسوس اللذات ہو جاتی ہیں پس ایسی حالت پیدا کرو کہ تمہاری تکالیف ساقط ہو جائیں اور پھر خدا تعالیٰ کے اوامر کی تعمیل اور نہی سے بچنا فطرتی ہو جاوے۔

اپنے بالوں کا احترام کرو
عمرِ رفتہ کو تم سلام کرو
رُوٹھ جائے اگر کوئی لمحہ
تم محبّت سے اُس کو رام کرو

ابو الاقبال

○

خیال اُس زندگی کا میرے دل میں بار بار آیا
وہ تھی کیا زندگی جو اُن کی محفل میں گذار آیا

محبّت سے بھرا جب نامۂ الطافِ یار آیا
تو پیار اپنے مقدّر پر مجھے بے اختیار آیا

خدا کے فضل سے ایسا طبیعت میں نکھار آیا
گیا جو رُوٹھ کر مجھ سے وہ مُڑ کر بار بار آیا

رہا بے چین و مضطر دل حصارِ لاشعوری میں
ہوا یہ مطمئن جس دم شعورِ انتظار آیا

ہر اِک رُخ سے عیاں ہے داستانِ درد و محرومی
الٰہی دستِ انساں میں یہ کیسا اقتدار آیا

کیا ہے مُفت میں بدنام عاشق کو رقیبوں نے
نہ اِن کو شرم ہی آئی نہ خوفِ کردگار آیا

کہاں کے لالۂ و گُل خار بھی نظروں سے پنہاں تھے
مگر دامن میں اِک گلشن لئے ابرِ بہار آیا

ہمارے دشمنوں کو ناز ہے اِیذا رسانی پر
ہم اپنی خُو نہ بدلیں گے جو عہدِ سازگار آیا

لبِ نازک کا دھیان آیا تو کلیاں ہر طرف چٹکیں
فضا میں روشنی بکھری جو ذکرِ حُسنِ یار آیا

کٹھن ہے راستہ گو منزلِ تقویٰ شعاری کا
مقدّر سے جو اس منزل پہ پہنچا کامگار آیا

نہیں معلوم کیا جادو کیا ہے اُس نے محفل پر
پکار اُٹھے سبھی جس دم سلیمؔ دلفگار آیا

سلیم شاہجہانپوری

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ثاقب زیروی صاحب۔ ایڈیٹر ہفت روزہ "لاہور"

دو لازوال نقش

سچ تو یہ ہے کہ محترم حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ایسی عظیم و برگزیدہ شخصیت پر کچھ لکھنا تو دراصل اپنی ہی عزت افزائی ہے ورنہ وہ مجھ ایسے کوتاہ قلم کی تعریف و توصیف کی محتاج نہیں۔ یہ لکھنا تو دراصل دنیا والوں اور احمدیت کی آئندہ نسلوں کو یہ بتانے کے لئے ہے کہ خدائے عزّو جلّ نے شجر احمدیت کو کیسے کیسے نفیس، ایمان و ایقان کی حلاوت ولذت اور محبت و شفقت کی مٹھاس سے بھرپور پھل عطا فرمائے جن کی خوشبو نے ایک عالم کو مہکا دیا۔

میرا دین ستمبر ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کے متعلق آئین میں ترمیم کا اعلان ہو چکا تھا۔ دل از حد بوجھل تھا اور چاہتا تھا کہ معاملہ گومگو میں نہ رہے۔ جماعت کے بنیادی عقائد اہل وطن کے سامنے جامع ومانع صورت میں آنے ضرور چاہئیں۔ مگر یہ مقالہ کون لکھے؟ اور کس کے قلم سے نکلے؟ دیر تک سوچنے کے بعد دھیان جماعت کے مقتدر اور واجب التعظیم بزرگ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کی طرف گیا جو خوش قسمتی سے ان دنوں پاکستان ہی میں تھے۔ میں نے اپنی خواہش اور تجویز کا ذکر برادرم مکرم چوہدری حمید نصراللہ خاں صاحب سے کیا۔ انہوں نے میری تجویز کو پسند فرمایا اور حضرت چوہدری صاحب نے ہمارے دو ایک دفعہ کے بالواسطہ و بلاواسطہ تذکروں کے بعد حامی بھر لی اور فرمایا:

مگر لکھے گا کون؟ میں خود تو اب لکھ نہیں سکتا۔ بعض اوقات ایک لمبا خط لکھنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔ آپ مسلسل کتنی دیر تک لکھ سکتے ہیں؟ میں املاء کرا دوں گا۔

عرض کیا۔ "مجھے گیارہ گھنٹے تک مسلسل لکھنے کا تجربہ تو ہے۔" فرمایا تو کل چار بجے آ جائیے میں آپ کا انتظار کروں گا۔ اور میں اگلے دن بعد دوپہر ٹھیک پونے چار بجے بنگلے پر پہنچ گیا اور میرے پہنچتے ہی حضرت کے خادم خاص اسمٰعیل نے اندر جا کر میری اطلاع کر دی۔

ایک لطیفہ بھی: اتنے میں مجھے یاد آیا کہ میں اپنے ساتھ پان نہیں لایا اور یہ نشست لمبی ہو گی۔ ویسے بھی لکھتے وقت "پان" میری کمزوری ہے۔ میں نے ڈیوٹی پر موجود خادم عزیزم عبدالمالک صاحب سے پان مہیا کرنے کے لئے کہا جو مسکرا کر پاس سے گزر گئے اور جا کر عزیزہ محترمہ امتہ الحی سے کہہ دیا کہ ثاقب صاحب نے پان منگوائے ہیں اور انہوں نے کچھ پان لگا کر بھجوا دیئے۔ عبدالمالک صاحب کی مسکراہٹ کا راز اگلے دن کھلا جب معلوم ہوا کہ ایک دن پہلے حضرت چوہدری صاحب ڈیوٹی پر موجود خدام سے تربیتی گفتگو کے دوران انہیں نہ صرف سگریٹ نوشی سے باز رہنے کی تلقین فرما چکے تھے بلکہ پان خوری سے اجتناب کا مشورہ بھی دیا تھا۔

ٹھیک چار بجے میں کاغذ قلم سنبھال کر اور حضرت چوہدری صاحب شیلف سے نکال کر قرآن مجید اپنے سامنے رکھ لینے کے بعد لکھنے لکھانے کے لئے تیار ہوئے ہی تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی اور کوٹھی کا خادم کابل خاں ہاتھوں میں پانوں کی تھلیا لئے اندر داخل ہوا اور آتے ہی کہا "لیجئے ثاقب صاحب پان!" اس منظر نے ایک لمحے کے لئے مجھے چکرا ہی تو دیا تاہم میں نے بات کو لطیف بنانے کے لئے کہا۔ "کابل خاں پہلے حضرت چوہدری صاحب کو پیش کرو نا!" حضرت یہ سن کر متبسم ہوئے اور فرمایا "ثاقب صاحب! ایہہ تھوڑا اے کہ پان میرے کمرے وچ آ گئے نیں۔"

میں نے عرض کیا میں تو خیر لڑکپن سے عادی ہوں اور لکھتے وقت مجھے پان کی کچھ زیادہ ہی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ویسے کبھی کبھار اس کا شوق فرما لینے میں کوئی حرج بھی نہیں اس کا پتّا دل کو تقویت دیتا ہے۔ سپاری منہ کی رطوبتیں زائل کرتی ہے۔ کتّھا گلے کو صاف کرتا ہے اور چونا..... مسکرا کر فرمایا

"اچھا جناب میں سمجھ گیا آں کہ تُسیں لکھدے وقت پان کھان دے عادی او پر ہُن ... نہ فرماؤ۔ تسیں کھاندے جاؤ میں دیکھدا رہواں گا" اور شاید اس لئے کہ وہ میری اس کمزوری کو قابل معافی سمجھتے تھے اس کے بعد آئندہ جب بھی مجھے چائے یا کھانے پر یاد فرمایا برادرم مکرم چوہدری حمید نصراللہ خاں صاحب خود ہی فرما دیتے "لیجئے کھانا ہم نے کھلا دیا ہے باقی آپ کے ذمہ!

اس لطیفے کے بعد کوئی چار بلکہ پانچ منٹ پر حضرت چوہدری صاحب املاء کے لئے لب کشا ہوئے اور فرمایا

"اس مضمون کا عنوان ہو گا۔ میرا دین!" جس کے بعد مسلسل ساڑھے چار گھنٹے تک "املاء" کا سلسلہ جاری رہا اس برجستگی اور نستعلیق پن کے ساتھ کہ حضرت بہ دوران املاء نئے پیروں کے بارے میں بھی ہدایت فرماتے رہے کہ اب نیا پیرا شروع کیجئے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی ایسا مضمون لکھوا رہے ہیں جو ان کے نوک بر زبان ہے۔ نہ کوئی فقرہ دوبارہ لکھوایا نہ کسی "لفظ" کو تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس کی اور نہ اس سارے عرصہ میں ایک دفعہ بھی یہ دریافت فرمایا کہ پہلے کیا لکھا تھا۔ مضمون ابتداء میں جس رفتار سے لکھوانا شروع کیا تھا اس رفتار میں آخر تک ذرا جھول نہ آیا۔ املاء کرانے کی رفتار صرف اس وقت قدرے دھیمی ہوتی تھی جب کوئی آیتِ کریمہ لکھوانا ہوتی تھی کیونکہ آپ آیات قرآنی اور ان کا ترجمہ باقاعدہ قرآن مجید سے دیکھ کر لکھواتے تھے۔ اس "املاء" کے دوران صرف دو موقعے ایسے آئے کہ میں نے لکھتے لکھتے آپ کی طرف "بھوں" اٹھا کر دیکھا جس پر آپ نے دونوں دفعہ فرمایا

اس وقت تو آپ یہی لفظ لکھ لیجئے مضمون کو صاف کرتے وقت بے شک بدل لیجئے گا۔

دیدہ باید لکھنے اور لکھوانے کا یہ سلسلہ ختم ہوا تو ہم کھانے کی میز پر آ گئے۔ کرسی پر بیٹھتے ہی فرمایا "میں تو تین چار دن میں واپس جانے والا ہوں آپ اسے ہفتے عشرے میں صاف کر ہی لیں گے۔ ضمنی عنوان بھی خود ہی لگا لیں"۔ میں نے کہا "حضرت! میں نے زیر ترتیب شمارے کی ایک کاپی اس مضمون کے لئے رکوا رکھی ہے اور مضمون کاتب کو آپ کی آخری توثیق کے بعد ہی دیا جائے گا اس لئے اللہ نے چاہا تو اس کا مسودہ آخری شکل میں کل صبح ناشتے کے وقت آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ میری یہ بات سن کر ایک ناقابل یقین تاثر کے حامل تبسم سے فرمایا "دیدہ باید"۔

کھانے کے بعد کافی کا دور چلا اس کے بعد کچھ دیر تک "حالات حاضرہ" پر باتیں ہوتی رہیں جب محفل برخواست ہوئی اور میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو "مصافحے" سے نوازتے ہوئے فرمایا۔ "اس وقت گیارہ بجے ہیں۔" "جی ہاں"۔ میں نے عرض کیا مگر فوری طور پر میرا دھیان اس طرف نہ گیا کہ آج خاص طور پر حضرت نے "وقت" کا ذکر کیوں فرمایا ہے۔

میں گھر پہنچتے ہی لکھنے بیٹھ گیا۔ ضمنی عنوان دیئے۔ جن "الفاظ" پر میں نے لکھتے وقت "بھوں" اٹھائی تھی ان کے نیچے لکیر کھینچ کر متبادل الفاظ بھی لکھ دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز فجر سے کوئی آدھ گھنٹہ قبل مضمون مکمل ہو گیا اور اسی صبح کو ناشتے کے وقت حضرت چوہدری صاحب کے ہاتھوں میں تھا۔ آپ نے متبادل الفاظ کو پسند فرمایا۔ اور لکیروں کے اوپر لکھے جانے والے الفاظ قلمزن فرما دیئے اور بغیر کسی اور تبدیلی کے "اوکے" (OK) لکھ کر دستخط فرما دیئے اور مضمون مجھے واپس بھجوا دیا۔

یہ مضمون حضرت چوہدری صاحب کی پاکستان موجودگی ہی میں "لاہور" میں شائع ہو گیا جس کے بعد جماعتی جرائد و رسائل نے اسے اپنے اوراق میں دُہرایا۔ بعض جماعتوں نے اس کے خوشنما مصور پمفلٹ بھی شائع کئے یوں یہ آواز پاکستان کے کونے کونے تک پہنچ گئی۔ حضرت چوہدری صاحب لندن کے لئے روانہ ہونے لگے تو میں نے مضمون کے حامل شمارے کی تیس کاپیوں کا ایک پیکٹ احبابِ انگلستان کے استفادہ کے لئے ساتھ کر دیا۔ جہاز پر سوار ہونے سے قبل احباب سے مصافحہ فرماتے ہوئے (جب میری باری آئی) تو اس عاجز کو معانقے سے نوازتے ہوئے فرمایا

"اب تو میں بھی پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ثاقب صاحب بس واجبی ساہی سوتے ہیں۔ اللہ آپ کو اپنی امان میں رکھے۔"

دوسری بے چین رات: اور اب جو اس کریم النفس کا ذکر چھڑ ہی گیا تو اس کی اس عاجز پر شفقت و محبت کا ایک اور واقعہ بھی سماعت فرما لیجئے۔ "لاہور" میں ستمبر ۷۴ء تک پاکستان بھر میں جماعت احمدیہ کے ارکان پر توڑے جانے والے مظالم کا "روزنامچہ" شائع ہونے پر بھٹو حکومت نے پبلشر "لاہور" (اس عاجز) اور "لاہور" کے پرنٹر کے خلاف "ڈیفنس آف پاکستان رولز" کے تحت تھانہ قلعہ گوجر سنگھ (لاہور) میں دو مقدمات رجسٹر کرا دیئے جن میں دونوں کو ۲۴، ۲۴ سال کی سزا دی جا سکتی تھی۔ ہم نے (پتہ لگنے پر) ہائی کورٹ میں ضمانت قبل از گرفتاری کے لئے رٹ درخواست دائر کر دی جو ایک ڈویژن بنچ میں لگ بھی گئی مگر ہائی کورٹ کے پاس "ڈی پی آر" کے تحت قائم کئے جانے والے مقدمات میں ضمانت منظور کرنے کا اختیار باقی نہ رہا تھا۔ جج صاحبان ہر تاریخ پر ایڈووکیٹ جنرل سے ہمیں گرفتار نہ کئے جانے کی یقین دہانی حاصل کر کے ہمیں اگلی تاریخ دے دیتے۔ یہاں تک کہ ان کی مروت کا مزید امتحان لیتے رہنے کی بجائے ایک دن ہم نے اپنی درخواست واپس لے لی اور معاملہ اپنے رب پر چھوڑ دیا۔

اب مقدمات بھی قائم تھے اور گرفتاری بھی نہیں ہوئی تھی مگر اس کا خدشہ ہمہ وقت ہمرکاب رہتا تھا۔

گرفتاری کے لئے: ۱۱۔ فروری ۷۷ء کو دوپہر کے وقت تین چار پولیس افسر ایک دم دفتر میں در آئے اور بتایا کہ آج ہم ایک خصوصی بالائی حکم کے تحت آپ کو گرفتار کرنے آئے ہیں۔ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ منشی صاحب کو میں نے احمدی وکلاء کے چند نام لکھوا رکھے تھے کہ اگر اچانک ایسی افتاد آن

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

اردو ادب میں تو جونک محاورے کے طور پر خدا جانے کب سے موجود ہے۔ اور کب تک موجود رہے گی۔ کہتے ہیں ناکہ فلاں شخص تو چمٹ گیا ہے جس طرح جونک خون چوستی ہے اسی طرح وہ بھی اپنا مفاد حاصل کرتا رہتا ہے لیکن جہاں تک اصلی جونک کا تعلق ہے۔ وہ دیکھے ایک عرصہ گزر گیا ہے۔ قادیان میں جہاں بچپن کے دن گزارے اور نوجوانی کے بھی۔ وہاں ٹپری بانس قسم کے لوگ ایک مخصوص آواز لگاتے ہوئے کہا کرتے تھے جونکیں لگوالو! جونکیں لگوالو! اور ان کے تھیلوں میں کچھ جونکیں ہوتی تھیں جو لگوانے والے عام طور پر اپنی پنڈلیوں پر لگواتے تھے اور کہا یہ جاتا تھا کہ سارا گندہ خون جونکیں چوس لیتی ہیں۔ جب سے ربوہ آئے ہیں نہ کبھی ٹپری بانس کی ایسی آواز سنی ہے اور نہ کہیں جونکیں دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ہوں گی تو سہی۔ اب بھی لوگ جونکیں لگواتے ہوں گے۔ کیونکہ نئے دور کے ساتھ ساتھ پرانے دور کی بھی بعض یادیں قائم رہتی ہیں۔ اگرچہ اب زیادہ تر لوگوں کو جونکیں لگوانے کی ضرورت پیش نہیں آتی ہو گی بوجہ اس کے طبی سہولتوں نے اتنی زیادہ تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں کہ اب نہ کبھی جونک کا نام سنا نہ کبھی کسی کو جونکیں لگواتے دیکھا ہے۔

بے شمار قسم کی دوائیاں سامنے آگئی ہیں حتیٰ کہ نہ صرف ایلوپیتھی میں بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ ہومیو پیتھی میں بھی جو بہت پرانا طریق علاج نہیں ہے۔ کیوریٹو سسٹم نے کئی نئی تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں۔ اور اس لئے جونکوں کی بجائے اب لوگ دوائیں ہی کھا لیتے ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ کسی نہ کسی شہر، قصبے یا گاؤں میں اب بھی لوگ جونکیں لگواتے ہوں گے۔ کہتے ہیں جونک گندہ خون چوس لیتی ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ ان کے جسم میں کچھ گندا خون ہے جو نکلوا دینا چاہئے۔ اس کے لئے پرانا طریق تو جونکیں ہی لگوانا ہے۔ نیا طریق کئی دواؤں کا استعمال ہو گا۔ جہاں لوگ دوائیں استعمال کرتے ہیں وہیں ایسے طریق پر عمل کرتے ہیں۔ یہ بالکل ویسی ہی بات ہے جیسے ایک طرف جیٹ ہوائی جہاز اڑ رہے ہیں اور دوسری طرف ایک گڈاریں ریں کر کے چل رہا ہو۔ یعنی نئی بات بھی اور پرانی بات بھی۔ دونوں ایک دوسرے کے شانہ بہ شانہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ جونکیں بھی اور دوائیاں بھی۔

لیکن جونکوں کے متعلق ایک نئی بات کا علم ہوا ہے ممکن ہے اس بات کا پہلے کبھی کسی کو علم نہ ہوا ہو۔ کیونکہ جونکوں کا اصل کام تو خون چوسنا تھا انہیں ادھر ادھر دوسری چیزوں کے پاس رکھ کر یہ تو کبھی کسی نے نہیں دیکھا ہو گا کہ جونک پر ان چیزوں کا کیا اثر ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جراحی میں بھی جونکیں استعمال ہوتی ہیں۔ یعنی نیا طریق جراحی جو ہے اس میں بھی کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی جگہ پر جونک کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے لیکن تجربہ نے جونک کے متعلق ایک اور بات بتائی ہے جو یقیناً نئی ہے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ اگر جونک کو انسانی جسم کے ساتھ لگانے کی بجائے لہسن کے ساتھ لگا دیا جائے تو اس کی خون چوسنے کی قوت بھی ختم ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ اس کا دم گھٹنے لگتا ہے اور وہ ختم ہو جاتی ہے یعنی مر جاتی ہے۔ یہ تجربہ حال ہی میں کیا گیا ہے۔ اور یورپ میں کیا گیا ہے۔ وہاں تو انہوں نے جونک کو بیئر کے پاس بھی رکھ کر دیکھا اور جونک مر گئی اور اسی طرح انہوں نے لہسن کی ایک گٹھلی لے کر اس کے ساتھ جونک کو لگا دیا تو دیکھا وہ بے حس ہونی شروع ہو گئی اور بے حس ہوتے ہوتے وہ گر پڑی اور اس نے اپنی جان دے دی۔ گویا کہ وہ جونک جو دوسروں کا خون چوستی ہے گندہ خون ہی سہی جب لہسن کے پاس پہنچتی ہے تو اس کا اپنا خون چوسا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کا خون تو محاورے کے مطابق ہی چوسا جاتا ہے لیکن نتیجہ محاورے کے مطابق نہیں بلکہ حقیقت کے مطابق نکلتا ہے۔ اور اس کا اتنا خون چوسا جاتا ہے کہ وہ بے حال ہو جاتی ہے اس کا دم گھٹنے لگتا ہے اور وہ اسی صورت میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔ ہے نا یہ ایک نئی بات۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے اس سے پہلے یہ نہیں سنا ہو گا کہ جونک لہسن کے ساتھ لگائی جائے تو مر جاتی ہے۔

LAGOS, FRIDAY, July, 23, 1954.

the TRUTH

THE FIRST AHMADIYYA NEWSPAPER IN NIGERIA

READ Magazines: SUNRISE Quarterly Magazine (U.S.A.) 2s. 6d. PER COPY; 2. Review O. Religions (Monthly Magazine, Pakistan) 2s. 6d. PER COPY. Write To The MANAGER. The Truth, 45, IDUMAGBO AVENUE, LAGOS.

A Book For Everybody: Life Of Mohammad. Price 1/6 Post free. Manager, Islamic Literature, 45, Idumagbo Avenue, Lagos.

Vol.III. No. 34. — Price ONE PENNY.

Pakistan 'Magna Carta' Is Passed By The Constituent Assembly

High Courts empowered Fully To Ensure Justice And Guard Against Abuse Of Authority By The Executive

By Our Pakistan Correspondent

Karachi: The Constituent Assembly on July 6 gave full powers to the High Courts of Pakistan to ensure justice and guard against the possible abuse of authority by the Executive.

It was unanimously adopted by the House that the courts be authorised to issue writ of: (1) Habeas Corpus (2) Mandamus (3) Quo warranto and (4) Certiorari.

The high courts can now be moved to redress all grievances of citizens against the Executive. Mr. Brohi, the Minister of law, while explaining [illegible] said, "It is of the essence of good Government that the Executive should, within the limits imposed by law, exercise properly the powers that have been conferred upon it by the Legislature. Sometimes it so happens that out of undue zeal to serve the State or on account of the imperfection which is inherent both in mankind and in [illegible] institutions, the Executive officers, in utter disregard of the limits imposed by law for the exercise of their Executive authority, transgress the legal limits and so act in excess of their authority to the prejudice of the citizens of a country. This tendency works inordinate hardships specially in these days, when due to the prevalence of the ideal of the welfare state the very concept of Legislation has undergone tremendous changes.

The adoption of this motion has been hailed as the Magna Carta of Pakistan.

The [illegible] World — SAUDABAD COLONY: Donations from His Majesty the King Saud of Arabia, the Saudi Arabian Finance Minister and some leading business-men have helped create a Trust to build houses for refugees in Karachi. The sum thus donated is Rs. 1,5000,000 and it was originally placed at the disposal of the Governor General of Pakistan for charitable purposes. The Governor General in consultation with the donors decided to build houses and to give other amenities equally to the people who cannot build a house or pay the rent. The houses thus built will form a Colony which will be named Saudabad Colony. This name was suggested by the Governor General [illegible] to [illegible] approximate number of the people who will inhabit the new area.

بقیہ صفحہ ۳

پڑے تو ان میں سے جو بھی مل جائے اسے مطلع کر دیں۔ راستے میں پرنٹنگ پریس سے جناب محمد شفیع کو بھی ساتھ لینا تھا کیونکہ بطور پرنٹر وہ بھی میرے رفیق ملزم تھے انہیں لے کر جب ہم تھانے میں پہنچے تو چوہدری اعجاز نصراللہ خاں، مرزا نصیر احمد، چوہدری ادریس نصراللہ خاں، جناب لطیف مبشر اور قریشی محمود احمد صاحب پہلے ہی تھانہ میں پہنچ چکے تھے۔ ایس۔ ایچ۔ او صاحب نے بتایا کہ چونکہ تھانہ قلعہ گوجر سنگھ میں کوئی حوالات نہیں ہے اور آپ کو سول لائنز کے تھانے بھجوایا جائے گا اس لئے گرفتاری مغرب کے بعد ڈالی جائے گی۔ لیکن نہ جانے یہ ان کی اپنی سوچ تھی یا کوئی مزید ہدایت کہ مغرب کے وقت انہوں نے ہم سے کہا کہ

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ آج کی رات اپنے گھر میں گذاریں اور کل صبح ساڑھے نو بجے اور دس بجے کے درمیان خود ہی تھانے آ جائیں ہمارے اہلکار آپ کے گھروں پر گئے تو سو باتیں بنیں گی اور بے شک آنے سے قبل ٹربیونل میں ضمانت وغیرہ کی درخواست بھی دیتے آئیں۔

تھانے سے واپسی پر راستے میں میں نے "شاہنواز میڈیکل سٹور" سے برادرم مکرم چوہدری حمید نصراللہ خاں کو فون کیا تاکہ اگر ممکن ہو تو وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کر دیں لیکن جانے فون میں کیا خرابی تھی میں نے تین چار دفعہ فون کیا ہر دفعہ وہ عقبی بنگلہ میں جا ملتا تھا اور جواب میں حضرت چوہدری صاحب کی آواز سن کر میں چونگا رکھ دیتا تھا جبکہ چار و ناچار پانچویں دفعہ میں نے معذرت کے بعد مجملاً حضرت چوہدری صاحب ہی کو ساری رام کہانی سنادی جس کے بعد مجھے یوں آواز آئی جیسے ان کے لرزتے ہوئے ہاتھ سے ریسیور گر گیا ہو۔

ساری رات "لاہور" کا اگلا شمارہ تیار کرنے میں گزر گئی۔ پرچے کی تکمیل کے بعد نوافل کے دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے طمانیت عطا فرمادی اور میں نماز فجر کے بعد ایسا سویا کہ سوا آٹھ بجے آنکھ کھلی ۹ بجے کے قریب مکرم و محترم محمد شفیع صاحب بھی پہنچ گئے کار میں بستر اور دیگر سامان رکھ کر۔ لیکن میں نے ان کے اصرار بیجد کے باوجود اپنے ساتھ ایسا کوئی سامان لے جانا اپنے رب پر بے اعتمادی کے مترادف سمجھا۔ راستے میں انہوں نے اشارۃً دو ایک دفعہ کہا کہ "تمہیں کوئی خواب آگئی ہو گی اور تم اس پر جمے ہوئے ہو۔" میں نے کہا بھائی جان خوابوں کے علاوہ بھی کئی انداز ہیں مولا کریم کے اپنے بندوں کو سکون بخشنے کے۔ ہو سکتا ہے "میری تفہیم" صحیح نہ ہو پھر بھی مجھ میں اس جلیل و قدیر پر بے اعتمادی کی جرأت نہیں۔ بھیجنا تو ہمیں انہوں نے آخر سول لائنز کے تھانے ہی میں ہے نا۔ اگر ضرورت پڑ ہی گئی تو کسی کے ہاتھ پیغام بھجوا کر گھر سے بستر منگوالوں گا۔ ہمارے پریس میں پہنچنے کے پانچ منٹ بعد ہی برادران مرزا نصیر احمد صاحب اور چوہدری اعجاز نصراللہ خاں صاحب پہنچ گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ جا کر ایس ایچ او صاحب سے پوچھ آئیں کہ کیا ہم حاضر ہو جائیں؟ دونوں بھائی گئے اور جب واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں مٹھائی کا ایک ڈبہ اور ہونٹوں پر یہ خوشخبری تھی کہ

گرفتاری نہیں ہو گی انسپکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح بھٹو صاحب کے سیاسی مشیر (جناب محمد حیات تمن) کا فون آ گیا ہے کہ گرفتار نہ کیا جائے۔

میں کوئی ساڑھے دس بجے کے قریب دفتر پہنچا تو منشی صاحب نے بتایا کہ آپ کے آنے تک "شاہنواز میڈیکل سٹور" سے ایک پٹھان چپراسی تین دفعہ آ چکا ہے وہ ہر آدھ گھنٹے کے بعد آتا ہے کوئی پندرہ منٹ ہوئے تیسری دفعہ ہو کر گیا ہے۔ میں نے کہا تو میں میڈیکل سٹور سے ہو آؤں۔ کہنے لگے دس پندرہ منٹ انتظار کر لیں میرا خیال ہے وہ پھر آئے گا اور واقعی عجائب خاں پندرہ ایک منٹ کے بعد پھر آ گیا اور کہا کہ

بڑے چوہدری صاحب کا ہر بیس پچیس منٹ کے بعد فون آتا ہے کہ جا کر دیکھو کیا ثاقب صاحب دفتر میں آ گئے ہیں؟

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

پروفیسر میاں محمد افضل

ایک سوچنے والی بات

محترم نسیم سیفی صاحب ہر دوسرے روز ایک نئی بات قارئین کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔ نہ جانے وہ کہاں سے اتنی نئی باتیں لے آتے ہیں۔ میرے پاس کوئی نئی بات تو نہیں لیکن ایک ایسی پرانی بات ضرور ہے جس پہ سوچا کم جاتا ہے۔

میرا گھر فیروز پور روڈ پر واقع ہے۔ یہاں ۱۹۵۰ء کی دہائی میں کیفیت یہ تھی کہ اس سڑک پر وقفے وقفے سے ٹانگے اور سائیکل تو گزرتے مگر کاریں بہت ہی کم دکھائی دیتیں۔ ماڈل ٹاؤن کی پردھان قسم کی بس وقفے وقفے سے (جو بعض اوقات بہت لمبا ہو جاتا) اپنا بھاری بھر کم وجود لئے رینگتی ہوئی نظر آجاتی تھی۔ مگر اس کی آمد کی چند ہی مشتاق نگاہیں منتظر دکھائی دیتی تھیں۔ آج نقشہ ہی بدل چکا ہے۔ یہ سڑک اب لاہور کی لائف لائن ہے۔ سب نئی آبادیاں فیروز پور (جو اب ہندوستان میں ہے) کی جانب جاتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ کوئی جنوب میں۔ کوئی جنوب مغرب و مشرق میں۔ اور اب فیروز پور روڈ ٹریفک کے بوجھ کے نیچے دبی چلی جارہی ہے مگر اُف تک نہیں کر سکتی۔ صبح و دوپہر کی کیفیت یہ ہے کہ کلمہ چوک پہ کاروں کی کوئی فرلانگ بھر لمبی لائنیں نظر آتی ہیں۔ اور وہ بھی ایک نہیں بلکہ دونوں جانب تین تین قطاریں۔ کاروں کو ٹکر مارتی ہوئی بسیں اور ZIG ZAG (زگ زیگ) کرتی ہوئیں رکشائیں۔ ہر ایک جلدی میں معلوم دیتا ہے۔ اس لئے نہ لین Lane کی پابندی نہ کسی دوسرے سے ٹکرا جانے سے پرہیز۔ اور ادھر سڑک کی ایک جانب ایک اژدھام بس کی انتظار کرنے والوں کی بے بسی۔ بس ایک قیامت کا سماں دکھائی دیتا ہے۔ الغرض ٹریفک کا مسئلہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر ابھر رہا ہے۔ لیکن یہ ایک اور مسئلہ بھی پیدا کر رہا ہے اور وہ ہے کاروں۔ بسوں۔ رکشاؤں سے نکلتے ہوئے دھواں کا مسئلہ۔ یا آلودگی کا مسئلہ بعض کاریں۔ اکثر بسیں۔ اور ہر رکشا اتنا دھواں چھوڑتی ہے کہ فضا دھواں دار ہو جاتی ہے۔ ناگوار۔ پریشان کُن بو ناک میں گھستی ہوئی اور پھر جو جسم میں گھس کر اپنا کمال دکھاتی ہے وہ مزید پریشان کُن ہوتا ہے۔ گلے کی بیماریاں۔ پھیپھڑوں کی بیماریاں عام ہو رہی ہیں لوگ کاروں کے ہجوم اور ان سے پیدا شدہ اثرات سے پریشان ہیں۔ مگر دھواں ہے کہ مسلسل نکل رہا ہے۔ فضا ہے کہ مسلسل آلودہ ہو رہی ہے۔ کوئی پابندی نہیں۔ کوئی علاج نہیں۔ کوئی اس کے متعلق سوچ نہیں۔

یہ ضرور ہے کہ آج ہم آلودگی کی بات کرنے لگ گئے ہیں۔ حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس سے واقف ہو گئے ہیں۔ مگر اس کا تدارک کیا ہے؟ اس کے متعلق نہیں سوچا گیا۔ ہاں یہ ہوا کہ ایک محکمہ وجود میں آگیا ہے جس نے فقط اتنا کام کیا کہ مزید کاریں اور بیچیرو خرید کے دھواں میں اضافہ کر دیا ہے دوسرے ملکوں نے احتیاطی تدابیر اختیار کیں مثلاً یہ کہ گاڑیوں میں lead free پٹرول ڈلوانے کو کہا تا دھوئیں کے مضر اثرات کم ہوں۔ پھر یہ بھی پابندی عائد کی گئی ہے کہ دھواں نکالنے والی گاڑیوں کا سڑک پہ آنا بند کر دیا گیا۔ اس قسم کا اعلان ایک باریہاں بھی ہوا۔ کہ اگر فلاں تاریخ تک دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کو سڑک سے نہ ہٹایا گیا تو ان کا چالان ہو گا مگر وہ حکم ہمارے خصوصی اور انوکھے طریق "مک مکا" کا شکار ہو گیا۔ اس مہم میں فتح یابی کے بعد آج گاڑیاں بڑے طمطراق سے دھواں اڑاتی ہوئی نکلتی ہیں۔ اور آلودگی بڑھ رہی ہے لوگ اس کا شکار ہو رہے ہیں اور ہم کسی بہتر حل یا بہتر معالج کے منتظر ہیں۔ آج پھر ہمیں پرانی چیزیں بہتر لگنے لگ گئی ہیں۔ ایک بہت بڑی فرم کے مالک نے اپنی فیکٹری کے لان میں بیل سے کھنچے جانے والی گھاس کی مشین دیکھ کر تبصرہ کیا "واہ کتنی اچھی بات ہے۔ نہ دھواں۔ نہ آلودگی۔ فضا صاف صاف" شاید ہمیں بھی پکار اٹھنا چاہئے "دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو" کیوں نہ واپس چلیں۔ تانگوں اور بیل گاڑیوں کی طرف۔ شاید بہتر فضا میں سانس لے سکیں۔ شاید کچھ آکسیجن ہمارے حصے بھی آجائے۔ گرد آلود۔ غبار آلود۔ دھواں آلود۔ زہریلی ہوا کی ستم گری سے بچ سکیں۔ یہ امریکہ جیسے ماڈرن ملک کے ایک شہر (جس کا تذکرہ پھر کسی وقت ہو سکتا ہے) میں تو ممکن ہے لیکن ہم جو کاروں کے شوقین ہو چکے ہیں۔ اب ہر گھر میں دو سے تین اور تین سے چار گاڑیاں رکھ کے فخر کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہمارے حصے میں اب دھواں اور آلودگی ہی رہ گئی ہے۔

اگرچہ ہم آلودگی کے لئے کچھ کر تو نہیں رہے لیکن کم از کم اس کا ذکر ضرور کر رہے ہیں مگر ایک اور قسم کی بھی آلودگی ہے جس کا ہمیں احساس تک نہیں۔ وہ ہے ہمارے اندر کی آلودگی ہماری سوچوں میں اتنی گندگی ہے۔ ہمارے خیالات میں اتنی پراگندگی۔ ہمارے تصورات میں اتنی آوارگی۔ یہ آلودگی فضا کی آلودگی سے کہیں زیادہ تباہ کن۔ مضر اور نقصان دہ ہے۔ اور یہ آلودگی ہمارے اندر سرایت کرتی چلی جارہی ہے۔ یہ ایک کینسر ہے جو ہمارے اندر پھیلتا چلا جارہا ہے۔ ہماری سوچوں کو مزید آلودہ کر رہا ہے۔ خیالات کو مزید گندہ اس لئے تو ارشاد ہوا "ہمارے بعض خیالات گناہ کے مترادف ہیں" سو اسی اندرونی آلودگی کے نتیجے میں ہماری انسانیت مرتی چلی جارہی ہے۔ ہمارے اخلاق بگڑتے جارہے ہیں اور ہماری تباہی مقدر ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ کاش ہم اپنی اندرونی آلودگی پہ قابو پانے کا بھی سوچیں!

مولانا عبدالباسط شاہد

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب

خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ خدمت کے میدان میں خاکسار کو اس زمانہ کی بعض مایہ ناز شخصیات کے ساتھ ان کی زیر نگرانی و ہدایت کام کرنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب جماعت کراچی کے امیر تھے اور حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب وہاں مربی تھے۔ ان بزرگوں کی بے نفسی اور اخلاص کی وجہ سے جماعت کراچی کو صحیح جماعتی روح کے مطابق کام کرنے والے بہت سے کارکن ملے ہوئے تھے۔ یہ پچاس کے دہاکے کے آخری سالوں کی بات ہے۔ ان بے لوث اور اَن تھک کام کرنے والوں میں خدا اغریق رحمت کرے ہمارے شیخ عبدالوہاب صاحب بھی تھے جو مجلس خدام الاحمدیہ میں شاندار خدمات بجا لانے کے بعد جماعت کے شعبہ مال میں کام کر رہے تھے۔ روزانہ پوری باقاعدگی اور پابندی سے دفتری اوقات کے بعد سیدھے احمدیہ ہال آنا اور وہاں رات گئے تک جماعتی کاموں کی سرانجام دہی میں جٹ جانا روزمرہ کی بات تھی۔ واپسی کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا بلکہ کام ختم ہونے پر ہی واپسی ہوتی تھی۔ کام میں انہماک اور توجہ کے ساتھ ایک بہت ہی نمایاں خوبی جو ہر ملنے والے کو متاثر کرتی تھی وہ محترم شیخ صاحب کا انکسار و خلوص تھا۔ بات مختصر مگر اتنے جچے تلے الفاظ میں کرتے کہ یوں لگتا جیسے ہر فقرہ پہلے سے سوچ کر رکھا ہوا تھا اور ہر ہر لفظ سے ادب و احترام کا اظہار ہوتا۔

کراچی میں سات آٹھ سال خدمت بجالانے کے بعد خاکسار ملتان تبدیل ہو کر آگیا۔ مکرم شیخ صاحب اسلام آباد چلے گئے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر اپنے مخصوص انہماک اور توجہ سے کام کرتے کرتے امیر جماعت کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں جب خاکسار زیمبیا جارہا تھا اس وقت والد محترم عبدالرحیم درویش صاحب بیماری کی وجہ سے امرتسر ہسپتال میں داخل تھے دفتر سے اجازت لے کر ویزا کے حصول کے لئے خاکسار اسلام آباد گیا حسن اتفاق سے جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ میں محترم شیخ صاحب سے ملاقات ہوئی بڑی گرم جوشی اور محبت سے ملے اور کہنے لگے کہ آج ہمارا "سیرت" کا جلسہ ہے آپ بھی اس میں تقریر کریں۔ خاکسار کو اس سعادت کے حصول میں کیا انقباض ہو سکتا تھا تاہم میں نے ہنستے ہنستے عرض کیا کہ میں جس کام سے آیا ہوں اس میں مدد کا وعدہ کریں تو حاضر ہوں مکرم شیخ صاحب ویزا کے حصول میں مدد کرنے کے لئے بخوشی تیار ہو گئے برادرم شریف احمد صاحب کے سپرد یہ کام کیا اور اس طرح باآسانی ویزا حاصل ہو گیا۔ جس جلسہ کا ذکر تھا وہ بھی بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جلسہ کے بعد مکرم شیخ صاحب کے ہاں مقررین وغیرہ کی چائے کا انتظام تھا بڑے اصرار سے ساتھ لے کر گئے اس طرح ان کے ہاں پُر تکلف "چائے کی پارٹی" میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ مکرم شیخ صاحب کی ویزا کے سلسلہ میں امداد اور اباجان سے آخری ملاقات کے سلسلہ میں تعاون کی وجہ سے ان کا یہ احسان یاد رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزا سے نوازے۔

محترم شیخ صاحب سے آخری ملاقات کوئی سال بھر پہلے اسلام آباد میں ایک جلسہ میں ہی ہوئی۔ اب وہ سابق امیر تھے مگر یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ وہ باوجود صحت کی کمزوری کے ہر کام میں برابر شریک تھے اور موجودہ امیر صاحب سے پوری بشاشت کے ساتھ ہر کام میں تعاون کر رہے تھے اسی طرح ان کے ذوق مطالعہ کا بھی پتہ چلا دوران گفتگو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے حوالے اس طرح بے تکلف و برجستہ پیش کر رہے تھے جس سے پتہ چلتا تھا کہ آپ نے روحانی خزائن کو بہت محبت و عقیدت سے ان میں ڈوب ڈوب کر پڑھا ہے۔

خدا تعالیٰ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی خوبیاں ہمیشہ قائم اور جاری رہیں۔

> ہر ایک قدم جو صدق اور تلاش حق کیلئے اٹھایا جاوے اس کیلئے بہت بڑا ثواب اور اجر ملتا ہے۔ مگر عالم ثواب مخفی عالم ہے۔ جس کو دنیادار کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں ۲۱ویں جنگ بندی

بوسنیا کے مسلمانوں کی حکومت اور بوسنین سربوں نے چار ماہ کی جنگ بندی کے معاہدے پر بالاخر دستخط کر دیئے ہیں۔ گذشتہ تین سال

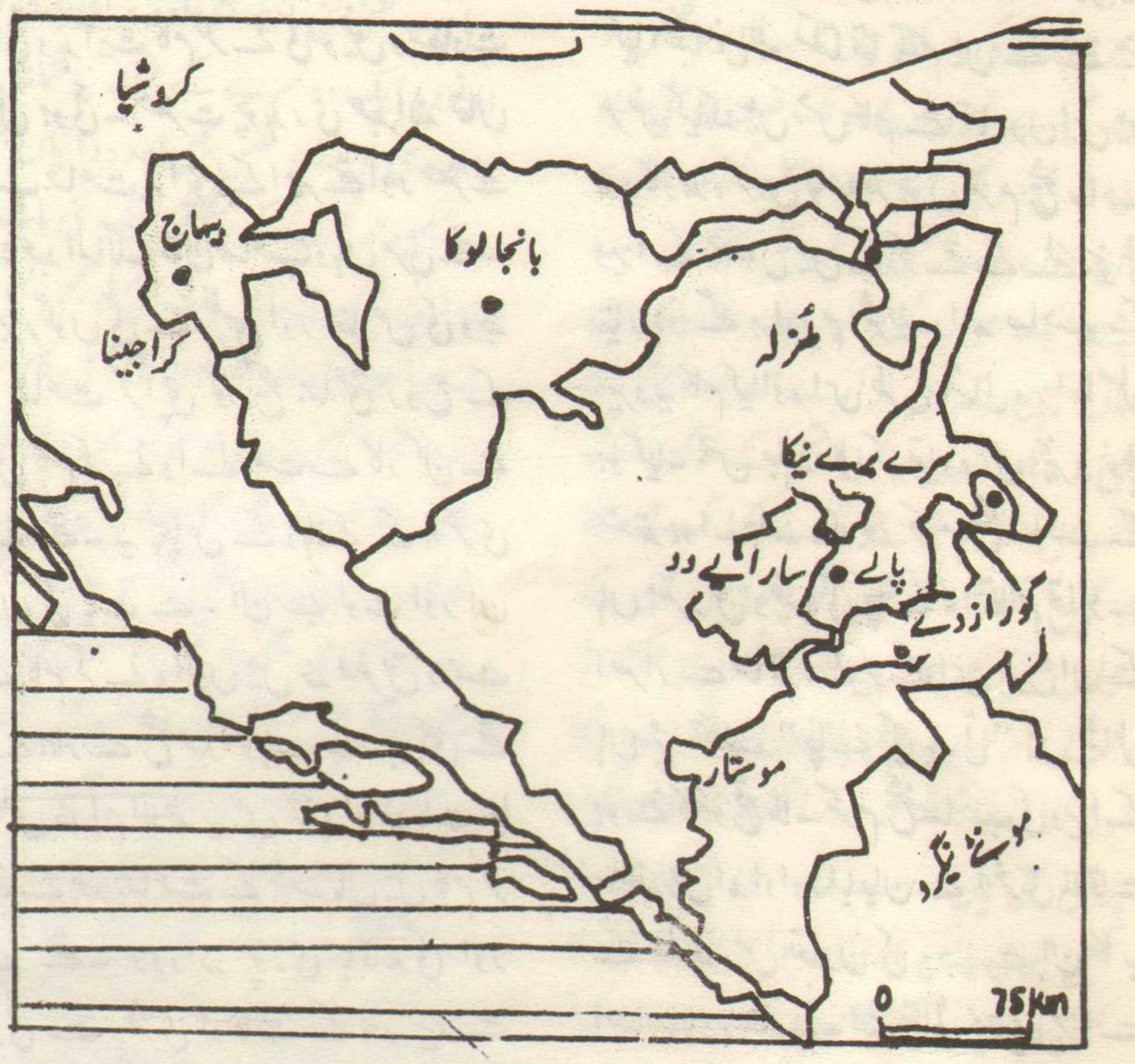

کے عرصے میں جب سے یہ جنگ جاری ہوئی اس قسم کی ۲۰ جنگ بندیاں ہو چکی ہیں مگر سبھی ناکام رہیں۔ بعض پر تو عمل ہی نہیں ہوا۔ بعض چند دن یا چند ہفتے رہیں اور جو کچھ زیادہ دن چلیں اس دوران بھی جنگ بندی کی خلاف ورزیاں ہوتی رہیں۔ خاصی طویل جنگ بندی وہ تھی جب جینیوا میں پانچ رکنی رابطہ گروپ نے متحارب فریقوں کے درمیان امن سمجھوتہ طے کرانے کے لئے جنگ بندی کرائی تھی۔ یہ خاصی دیر قائم رہی لیکن جب طے شدہ معاہدے کو سربوں نے تسلیم نہ کیا تو بالاخر یہ جنگ بندی بھی جنگ کے شعلوں میں بدل گئی۔ ماضی کے ان تجربات کے پیش نظر تازہ جنگ بندی کو جنگ بندی کا لفظ نہیں دیا گیا بلکہ اسے مخالفانہ جنگی کارروائیوں سے رکنے کا معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔

بوسنیا کے مسلم صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے دستخط کرتے ہی کہا ہے کہ اگر سربوں نے اپنے حملے نہ روکے تو ہم بھی جنگی کارروائیوں سے رکنے کے معاہدے کا احترام نہیں کریں گے۔ اگرچہ اس جنگ بندی کا نفاذ بوسنیا کے دارالحکومت سارائیوو اور اس کے نواح میں تو ہو گیا ہے لیکن مسلم اکثریت کے علاقے بیہاج میں متحارب فریقوں میں گولہ باری جاری ہے۔

سارائیوو جو محصور شہر ہے اس پر اب گولہ باری بند ہے۔ شہر پر سکون ہے اور اس کے شہری اب جان بچانے کو ادھر سے ادھر بھاگے نہیں پھر رہے۔ اب اقوام متحدہ کی امدادی کارروائیاں بھی بحال ہو جائیں گی اور یوں سارائیوو اور دیگر بوسنین شہریوں کی زندگی کے چند دن آرام سے گذر جائیں گے۔

تازہ جنگ بندی امریکہ کے سابق صدر مسٹر جمی کارٹر کے دورہ کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ سابق صدر کو بوسنیا کے سربوں نے اپنے ملک میں بلایا تھا۔ اور اس کے نتیجے میں جنگ بندی کا قرار پانا یہ بتاتا ہے کہ اب بوسنیا کے سربوں میں ظلم و ستم کا وہ دم خم باقی نہیں رہا۔ اور اب وہ اپنی جارحیت کو دوام دینے کے لئے بیرونی امداد کے محتاج ہو گئے ہیں۔ حالیہ جنگ بندی سے چند ماہ قبل مسلمان بوسنین افواج نے سربوں کے مقابلے میں بعض کامیابیاں بھی حاصل کی تھیں جو یہ بات بتا رہی تھیں کہ اب بوسنیا کے مسلمان بھی پہلے کی طرح بے یارو مددگار نہیں رہے۔

☆ ○ ☆

مستقبل

وہ زندگی جو میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں
وہ دن جو میں گزار چکا ہوں
میں نہیں جانتا کہ وہ سکے کی کون سی طرف ہے
لیکن یہ بات یقینی ہے کہ ایک سکہ اچھالا گیا ہے
اب میرے آگے کیا ہے
میں اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا
اور اسے دیکھ بھی نہیں سکتا
میں یہ بات جانتا ہوں کہ میں نے بیج بویا ہے
اب ایک فصل اُگے گی
اے میرے آقا! اور اے میرے خدا!!
تو اسے بڑھا وا دے
اور جو کچھ ہم کرتے ہیں اس میں اضافہ کر
میں جانتا ہوں کہ میری اچھائی تھوڑی ہے
بہت ہی تھوڑی
تو اسے بڑی بنا دے
ہاں میں تجھ سے کہتا ہوں تو اسے بڑی بنا دے
لیکن اگر تو اسے ایسی ہی رہنے دے
جیسی کہ یہ ہے
اور تو اس میں کوئی اضافہ نہ کرے
تو مجھے معلوم ہے کہ میں ہمیشہ کے لئے بدقسمت
ہو جاؤں گا
اور یہ بات مجھے افسردہ کرے گی

The Future

The life that I have left behind
The days that I bave passed
I do not know 'tis head or tails
But, sure a coin is tossed.
Whate'er is there ahead of me
I cannot guess or see
I know that I have sown the seed
A crop is going to be
My Lord and God You give the growth
And add to what we do
I know my good is little, too little,
You make it big, yes You.
But if You leave it as it is
And nothing to it You add
I know that I am doomed for good
And that will make me sad.

SONGS OF THE SOUL

۱۹۹۵ء کی متوقع اہم باتیں

عالمی سطح پر نئے سال ۱۹۹۵ء کا واسطہ جن اہم واقعات سے پڑے گا ان میں خاص خاص باتیں یہ ہیں۔

اس سال فرانس میں صدارتی انتخابات ہوں گے۔ موجودہ صدر متراں نے اگرچہ ابھی تک انتخابات سے دستبرداری کا اعلان نہیں کیا لیکن ان کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ ان کو ان کے معالجوں نے بتایا ہے کہ وہ کینسر کے مریض ہیں اور ان کی زندگی کے دن اب تھوڑے رہ گئے ہیں۔ خیال تو یہ بھی تھا کہ وہ اپنی صدارت کی مدت پوری کرنے سے پہلے ہی صحت کی خرابی کی وجہ سے مستعفی ہو جائیں گے مگر ایسا نہیں ہوا۔

اس سال یورپین یونین کے رکن ممالک کی تعداد ۱۲ سے بڑھ کر ۱۵ ہو گئی ہے تین نئے ممالک آسٹریا، فن لینڈ اور سویڈن نے رکنیت اختیار کر لی ہے سکنڈے نیویا کے ایک بڑے ملک نے شمولیت سے انکار کر دیا ہے۔ اور سال ۱۹۹۵ء میں مشرقی یورپ کے ۵ سابق کیمونسٹ ممالک یورپین یونین میں شمولیت کے آرزومند ہیں اس کے علاوہ بعض وسط ایشیائی ریاستیں بھی خود کو یورپی قرار دے کر شمولیت چاہتی ہیں۔ یہ معاملہ خاصی اہمیت اختیار کرے گا۔

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن کو کانگرس کے نومبر ۱۹۹۴ء کے انتخابات میں شکست فاش ہوئی ہے اب مرکز میں صدر ڈیموکریٹک پارٹی کا ہے۔ اور بااختیار قانون ساز ادارے کانگرس میں ان کی مخالف ری پبلیکن پارٹی کی اکثریت ہے۔ اس ادارے نے قوانین منظور کرنے ہوں گے صدر بل کلنٹن کے باقی عہدۂ صدارت میں یہ صورت حال خاصی مشکلات پیدا کرے گی۔ جس کا آغاز سال ۱۹۹۵ء سے ہو جائے گا۔

روس میں اس سال لیجسلیٹو اداروں کے انتخابات ہوں گے جبکہ صدارتی انتخابات اس سے اگلے سال میں متوقع ہیں۔ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن کی مقبولیت کو چیچنیا کے بحران کی وجہ سے خاصا ضعف پہنچا ہے اور اپوزیشن طاقتور ہو گئی ہے۔ اگر صدر یلسن یہ انتخابات آسانی سے جیت گئے تو اگلی صدارت کی میعاد میں بھی ان کی کامیابی کا امکان ہو سکتا ہے۔ بصورت دیگر ان کے مقابلے میں بڑے مضبوط امید وار میدان میں اتریں گے۔ روس میں صدر کا انتخاب براہ راست ووٹوں سے ہوتا ہے۔ اور صدر یلسن براہ راست انتخاب کے ذریعے روس کے پہلے منتخب صدر ہیں۔

○ ○

فلسطینیوں کے خون کی ارزانی

خود مختار فلسطینی علاقے کی پولیس کے تین افسروں کو اسرائیلی فوج نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ یہ پولیس افسران اسرائیل کے ساتھ ملحقہ سرحد پر ڈیوٹی پر مامور تھے کہ اسرائیلی فوج نے دوسری طرف سے ان پر اچانک فائرنگ کر دی جس سے یہ تین افسران موقعے پر ہی شہید ہو گئے۔

اسی طرح کے ایک اور واقعے میں مغربی کنارے کے فلسطینی شہر رملہ اور بیت لحم میں اسرائیلی فوج نے دو فلسطینی نوجوانوں کو شہید کر دیا۔ یہ لوگ اسرائیلی بستیوں کی توسیع کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے اسرائیلی فوج پر شدید پتھراؤ کیا جس کے جواب میں اسرائیلی فوج نے فائرنگ کر دی۔ اس کے علاوہ کئی فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ دونوں علاقوں میں شدید ہنگاموں کی وجہ سے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

فلسطینیوں نے یہودی بستیوں کی توسیع کے بارے میں اسرائیلی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ یہودی وزیر اعظم نے کہا تھا کہ جس بستی کی توسیع کی جا رہی ہے وہاں توسیع روک دی جائے گی اور اس جگہ سے ہٹ کر نئی یہودی بستی تعمیر کی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
خلافت لائبریری ربوہ

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم محمد اشرف جاوید صاحب ابن مکرم محمد ارشد کاتب صاحب کارکن دفتر اشاعت ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ النور ہسپتال کراچی میں نگہداشت وارڈ میں داخل ہے۔ نیز اس کی والدہ بھی ہسپتال میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت و سلامتی اور درازی عمر عطا فرمائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمود احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ ۱۲ دسمبر ۹۴ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام شارق محمود عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم مقبول احمد خالد صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۹۴-۱۲-۱۷ کو اپنے فضل سے بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "کاشفہ خالد" عطا فرمایا ہے۔ بچی کے نیک خادمہ دین اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۴-۱۲-۱۳ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام علی احمد قاسم تجویز کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۹۷ میں ملک بشیر احمد ولد محمد بوٹا قوم ڈوگر پیشہ زراعت عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عہدی پوری ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین گیارہ ایکڑ مالیتی۔ ۸۲۵۰۰ روپے۔ ۲۔ مکان برقبہ ۸ مرلہ کا ۱/۲ حصہ مالیتی۔ ۶۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ احاطہ برقبہ ۱۵ مرلہ کا سکنی حصہ مالیتی۔ ۳۰۰۰۰ روپے۔ ۴۔ گائے مالیتی۔ ۸۰۰۰ روپے۔ ۵۔ بھینس مالیتی۔ ۱۰۰۰۰ روپے۔ کل رقم ۱۹۰۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کی اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک بشیر احمد ساکن عہدی پور p.o بدوملہی تحصیل و ضلع نارووال گواہ شد نمبر ۱ آغا یحییٰ خان وصیت نمبر ۲۶۶۰۰ مربی سلسلہ گواہ شد نمبر ۲ ریاض احمد ڈوگر وصیت نمبر ۲۵۱۷۷ مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۹۸ میں محمد عطاء النور خالد نوری ولد محمد مسعود الحسن نوری قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۸۳ دی مال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عطاء النور خالد نوری ۲۸۳ دی مال راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ رفیق احمد ایس۔ آر۔ اے برادر عابد مجید روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر ۲ محمد طفیل مکان نمبر 963/3A عزیز آباد عابد مجید روڈ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۹۷۹۹ میں محمد محمود الحسن طارق نوری ولد محمد مسعود الحسن نوری قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۸۳ دی مال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد محمود الحسن طارق نوری ۲۸۳ دی مال راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ رفیق احمد S.R.A برادر عابد مجید روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر ۲ محمد طفیل مکان 963/3A۔ عزیز آباد عابد مجید روڈ راولپنڈی۔

واقفینِ نو کو
سالِ نو مبارک
(وکالت وقفِ نو)

قراردادِ تعزیت

مکرم ناصر احمد عباسی صاحب حرکت قلب بند ہونے سے مورخہ ۹۴-۸-۲۰ بروز ہفتہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خوش طبع۔ محنتی اور مخلص انسان تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شیدائی تھے اور مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے تھے۔ ان کے بچے ابھی زیر تعلیم ہیں اور سب غیر شادی شدہ ہیں ہم ارکان مجلس عاملہ حلقہ وحدت کالونی لاہور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے وارثان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔
ارکان مجلس عاملہ حلقہ وحدت کالونی لاہور۔

اراکین مجلس انصار اللہ زعامت بیت التوحید اپنے ایک نہایت ہی محترم مخلص اور پیارے دوست مکرم محترم ناصر احمد صاحب عباسی زعیم انصار اللہ حلقہ وحدت کالونی لاہور کی المناک اور ناگہانی وفات پر گہرے صدمے اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ بہت ہی خوبیوں کے حامل انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ انتہائی نیک بااخلاق۔ مہذب اور مخلص خادم سلسلہ تھے۔ انتہائی پرآشوب اور سخت حالات میں بھی ان کے ماتھے پر کبھی شکن نہیں دیکھی۔ زندگی کے آخری لمحات تک سلسلہ کی خدمت کا فریضہ بطریق احسن نبھایا۔ تمام اراکین آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کی تمام تر نیکیوں کو قبول کر کے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔
اراکین مجلس انصار اللہ
زعامت علیا بیت التوحید لاہور۔

بقیہ صفحہ ۱

کہ جب بادشاہ کہتا ہے کہ کچھ دے دو تو اس کے کچھ سے مراد دس بیس ہزار روپیہ ہوتا ہے اس سے عجیب بات پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر کسی کا حوصلہ ہوتا ہے۔ اسی کے موافق اس کی عطا ہوتی ہے۔ اب اس پر قیاس کر لو۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے بہت کچھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی کبریائی اس کی عظمت و جبروت پر نگاہ کرو۔ اور پھر اس کے عطیہ کا تصوّر دیکھو ایک چھوٹی سی شمع سورج اس نے بنایا ہے۔ اس کی روشنی کیسی عالمگیر ہے۔ ایک چھوٹی سی لالٹین چاند ہے۔ اس کی روشنی کو دیکھو کس قدر ہے۔ کنوؤں سے پانی نکالنے میں کس قدر جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی عطا پر دیکھو کہ جب وہ بارش برساتا ہے تو پھر کس قدر دیتا ہے۔

غرض یہ سیدھی سادھی بات ہے اور ایک مضبوط اصل ہے۔ جس قدر کسی کا حوصلہ ہو۔ اسی قدر وہ دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عظمت کے لحاظ سے اب اس لفظ کے معنی پر غور کرو۔ کہ ہم نے بہت کچھ دیا ہے۔ خدا کا بہت کچھ وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

(از خطبہ ۱۰- مارچ ۱۹۱۳ء)

بقیہ صفحہ ۴

میں نے کہا۔ "جا کر میری طرف سے عرض کرنا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے معاملہ ٹل گیا ہے میں اللہ نے چاہا تو شام کو حاضر ہو کر تمام تفصیل عرض کروں گا"۔ میں کوئی چار بجے کے قریب دفتر سے اترا تو نیچے حضرت کا ڈرائیور کھڑا تھا اس نے کہا کہ "بڑے چوہدری صاحب" نے فرمایا ہے آپ آج شام کا کھانا ان کے ساتھ کھائیں گے میں نے کہا۔ "بہت اچھا۔ میں حاضر ہو جاؤں گا۔" کہنے لگا "نہیں جی میں آپ کو ساڑھے چھ بجے خود لینے آؤں گا یہ بھی انہی کا حکم ہے۔"

مجھے کار گھر سے اٹھا کر جب عقبی بنگلے کے صدر دروازے کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی تو گاڑی کی آواز سنتے ہی وہ سراپا شفقت و محبت انسان بنگلے سے باہر آگیا اور میرے کار سے اترتے ہی مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور کہا

"زندگی میں یہ دوسری بے چین رات تھی کہ میں اطمینان سے سو نہ سکا اور رات بھر اپنے رب سے یہی کہتا رہا مولا کریم! ثاقب نے صرف یہی تو کیا ہے کہ تیری جماعت پر توڑے جانے والے مظالم کی تفصیل چھاپ دی ہے دنیا والوں اور احمدیت کی آئندہ نسلوں کی آگہی کے لئے۔"

میں نے نگاہ اوپر اٹھائی تو اس کریم النفس کی آنکھیں اشکوں سے لبریز تھیں۔ عرض کیا مولا کریم نے آپ کی دعائیں تو قبول فرمالیں اب یہ آنسو کیسے؟ فرمایا "یہ تشکر کے آنسو ہیں۔"

اللہ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اپنے اس طاعت گزار بندے کو جو اپنے سے چھوٹوں اور مجھ ایسے تردامنوں سے بھی بلا استحقاق بے پناہ محبت کرتا تھا۔ اس کی باتوں میں بھی حلاوت تھی مگر اس کے ذکر خیر میں بھی کچھ کم شیرینی نہیں۔

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر ۸۵/جنوری ۸۶)

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 5- جنوری- 1995ء
سردی کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان اب تنہا نہیں رہا- اور اب امریکہ سمیت بیشتر ملکوں سے تعلقات بہتر ہوں گے- بھٹو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے کنونش سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا ملک میں دو سیاسی گروپ ہیں ایک پیپلز پارٹی کا حامی اور دوسرا مخالف- انہوں نے مزید کہا کہ تیسری دنیا کے عوام بھٹو پر فخر کرتے ہیں- ملکی سیاست پر آج بھی ان کا اثر ہے-

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے محاذ آرائی کرکے دیکھ لیا- عوام منفی سرگرمیاں پسند نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ محاذ آرائی چھوڑ کر اب مثبت جمہوری روایات قائم کرنی چاہئیں- حکومت اور اپوزیشن میں ہم آہنگی ہی کشمیریوں کی آزادی کی ضمانت بن سکتی ہے-

○ مسلم لیگ کے سربراہ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے لیگی رہنما رکن قومی اسمبلی نواز کھوکھر کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ انتقامی کارروائی ہے اور حکومت اپنی ہی خودکشی کا سامان کر رہی ہے- انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کو مسائل سے دلچسپی نہیں وہ صرف موجودہ نظام کی بساط الٹنا چاہتی ہے-

○ دفتر خارجہ پاکستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ ایٹمی مسئلہ پر امریکہ نے پاکستان کی پوزیشن کو تسلیم کر لیا ہے- ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ نے جان لیا ہے کہ پاکستان کے لئے یک طرفہ طور پر این پی ٹی پر دستخط کرنا ممکن نہیں- اس لئے وہ ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے یا این پی ٹی پر دستخط کرنے کے لئے دباؤ نہیں ڈال رہا- امریکی وزیر دفاع کے دورے کا مقصد دفاعی تعاون کے تعلقات کو تحفظ دینا ہے طویل عرصہ سے روکے گئے سازوسامان کی فراہمی پر بھی مذاکرات ہوں گے-

○ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ اسیر ارکان پارلیمنٹ کو ایوان میں لانے کے متعلق حکومت رولنگ کی مسلسل خلاف ورزی کر رہی ہے- اور حکومت کی طرف سے رولنگ پر عملدرآمد نہیں کیا گیا- بہرحال اس مسئلے پر اگلے اجلاس میں بات ہوگی- اس پر دفاعی وزیر قانون انصاف و پارلیمانی امور پروفیسر این ڈی خان نے کہا کہ حکومت رولنگ کا احترام کرتی ہے-

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئین کی بالادستی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں- انہوں نے کہا کہ حکومت قانون کی حکمرانی کو مستحکم بنانا چاہتی ہے اور مواصلات کے شعبے میں انقلاب لانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں- انہوں نے کہا کہ بجلی کے شعبے میں کئی ترقیاتی سکیموں پر عمل ہو رہا ہے-

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے سخت اقدامات کرے گی- انہوں نے کہا کہ مخالف فرقے کے خلاف گولیاں اور بم چلانا غیر اسلامی فعل ہے اور حکومت اسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرے گی-

○ ایک سینئر پاکستانی سائنس دان نے بتایا ہے کہ پاکستان میں ایٹمی پلانٹ بنانے کے منصوبے پر کام شروع کر دیا گیا ہے- چین کے تعاون سے ایٹمی ٹیکنالوجی کے متعدد سسٹم بھی پاکستان منتقل کئے جا رہے ہیں- چین ۳۰۰ میگاواٹ کا ایک اور پلانٹ دے گا- انہوں نے کہا کہ ان پڑھ قوم اور ناخواندہ لوگ ٹیکنالوجی کی دنیا میں احترام حاصل نہیں کر سکتے-

○ وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ گورنر الطاف رہنمائی کرتے ہیں ان سے کوئی سیاسی اختلاف نہیں- انہوں نے کہا کہ پنجاب حکومت جمہوری بنیادوں پر قائم ہے- کسی سیاسی جماعت سے انتقام کو ہم جمہوری عمل کے خلاف سمجھتے ہیں-

○ جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کا عمل شروع ہو چکا ہے- امریکی بالادستی بڑھ رہی ہے- قوم کو بہت بڑا دھوکہ دیا جا رہا ہے- تحریک نجات خاموش اور حکمران ناکام ہو چکے ہیں- ملک کسی بھی وقت حادثے سے دوچار ہو سکتا ہے-

○ وزیر داخلہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ نواز شریف "وزیر اعظم" کے پاسپورٹ پر باہر گئے ہیں جو کہ قانون کی خلاف ورزی ہے- انہوں نے پرائم منسٹر آف پاکستان والا پاسپورٹ باوجود یاددہانیوں کے ابھی تک واپس نہیں کیا- وہ پتہ بھی پرائم منسٹر ہاؤس کا استعمال کر رہے ہیں- اس سے حکومت کی بدنامی ہو رہی ہے- انہوں نے کہا کہ دیگر ممالک کے حکام کیا سوچتے ہوں گے کہ پاکستان کے دو پرائم منسٹر ہیں-

○ سابق وفاقی وزیر اور رکن قومی اسمبلی اعجاز الحق نے کہا ہے کہ نئے وزیر اعظم کا فیصلہ ہونے تک ہماری طرف سے تحریک عدم اعتماد پیش نہیں کی جائے گی- انہوں نے کہا کہ یوسف رضا گیلانی بھی وزیر اعظم ہو سکتے ہیں- صدر پاکستان اگر غیر جانبدار کردار ادا کریں تو ہم حکومت سے مذاکرات کو تیار ہیں- ہمارے پاس ۱۱۶- ارکان ہیں- انہوں نے مزید کہا کہ صدارتی نظام اسلام کے زیادہ قریب ہے- اگر مارشل لاء لگا تو ذمہ دار حکومت ہوگی-

○ اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ کی نااہلی کے مجوزہ قانون کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی- اپوزیشن کا کہنا ہے کہ مجوزہ قانون آئین کے خلاف ہے آئین میں نااہل قرار دینے کا طریق کار موجود ہے- اگر اختیار وزیر اعظم یا حکومت کو دے دیا گیا تو ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو جائے گی- نااہلی کا واحد آئینی فورم چیف الیکشن کمشنر ہے- مجوزہ قانون سے ارکان پارلیمنٹ ایوان میں اظہار خیال کی آزادی سے محروم ہو جائیں گے-

○ چیچنیا کے ہسپتال اور مارکیٹ پر روسی طیاروں کی بمباری سے سو افراد ہلاک ہو گئے- گروزنی پر قبضے کے لئے روسی فوجوں نے فضائی اور توپخانے کے حملے تیز کر دیئے- جمہوریہ انگشتیا پر بھی روسی طیاروں نے بمباری کی- سوویت یونین کے سابق صدر گورباچوف نے صدر روس یلسن کے استعفے کا مطالبہ کیا ہے-

○ جوڈیشل مجسٹریٹ باٹا پور نے ایک کیس میں عدالت میں پیش نہ ہونے پر جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد کے علاوہ دیگر ۱۹۰ افراد کو اشتہاری قرار دے دیا ہے- ان میں لیاقت بلوچ، امیر العظیم، میاں عثمان، تجمل حسین بھی شامل ہیں-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف ہر ایک سے لڑائی کرکے گھر جا بیٹھے ہیں- عوام ایسے نااہل سیاست دان کو کیسے اقتدار دے سکتے ہیں- انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ج) کی مخلوط حکومت پاکستان کی تاریخ میں سنہرا باب رقم کرے گی-

○ بلوچستان کی تمام اہم شخصیات واپڈا کے کروڑوں روپے کی نادہند ہیں-

قدیمی • اولین • شہرۂ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 فٹ مع مکمل فٹنگ
21- ہال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون: 7226508 - 355422
7235175

المنصور پبلک کال آفس
ریلوے روڈ ربوہ
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور بیرون ملک فوری کال کرنے کیلئے
فون: 212311

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فرائض کی ادائیگی خواہ دینی ہو یا دنیاوی طاقت و توانائی کی ضرورت ہے- اس کیلئے ہماری قابل اعتماد زود اثر دوائیں استعمال کریں-
زود جام عشق
شباب آور موتی
سونے چاندی کی گولیاں،
حب ہمزاد
معجون فلاسفہ
لبوب کبیر خاص
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
نواب شاہی گولیاں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524- فیکس- 534

پیتہ